

شراب نوشی اہل مغرب کی نظر میں

ڈاکٹر ولیم کا کہنا ہے کہ شراب کے فوائد کے متعلق چاہئے جتنے بھی بلند بانگ دعوے کئے جائیں کہ اس سے بھوک بڑھتی ہے اور اعصاب کو آرام ملتا ہے یا تھوڑی شراب کئی بیماریوں کیلئے فائدہ مند ہے حقیقت یہ ہے کہ بالکل بے کار چیز ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک شخص روزانہ ایک یا دو جام پیتا ہے تو آپ سمجھ لیں کہ وہ آہستہ آہستہ اپنے آپ کو جاتی کے گھڑے کی طرف لے جا رہا ہے۔ کیونکہ رفتہ رفتہ انسان شراب کے استعمال کے بغیر رہ نہیں سکتا۔

آگے چل کر وہ لکھتا ہے کہ ہر شخص کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی

چاہئے کہ اس ملک (امریکہ) میں شراب نوشی کا طوفان آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اور یہ عادت وہاں کی صورت اختیار کر رہی ہے۔

ہمارے ہاں کا مغرب زدہ ذہن یہ سمجھتا ہے کہ شراب نوشی تہذیب کی نشانی ہے۔ دیکھئے مغرب خود شراب کے متعلق کیا کہہ رہا ہے۔ امریکہ کی دس فیصد آبادی عادی شراب نوش ہے اور پانچ فیصد آبادی شراب تو پیتی ہے لیکن عادی نہیں ہے۔

اسے چھوڑنا ناممکن نہ ہوا۔ چنانچہ لوگوں نے شراب کو چوری چھپے بنانا، بیچنا اور پینا شروع کر دیا اور اس حد تک شروع کر دیا کہ قانون سازی یہ بات سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر قوم دستور کی ایک شق کا اس طرح مذاق اڑا رہی ہے تو ڈر ہے کہ کہیں یہ قوم من حیث القوم قانون شکن نہ بن جائے۔ چنانچہ یہ جانتے ہوئے کہ یہ چیز نقصان دہ ہے انفرادی لحاظ سے بھی اور قومی لحاظ سے بھی، انہیں دستور میں ترمیم کر کے اس ام النجاشٹ کو

امریکی قوم کا ۱۹۶۳ء میں دس سے گیارہ ارب ڈالر (تقریباً پچیس ارب روپیہ) صرف شراب خوری پر خرچ ہو رہا ہے اور صرف نیو یارک کی ریاست میں ہر سال بیس ہزار شراب خوروں کا اضافہ ہو رہا ہے۔

جائز قرار دینا پڑا۔ ڈاکٹر ولیم شیون ایم ڈی ہیں جو امریکہ میں طب کی سب سے بڑی ڈگری ہے۔ وہ چالیس سال سے یہ پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں میں جو کچھ کہتا ہوں وہ اس تجربے کا پتہ ہے۔ ہر عرصہ چالیس سال سے ہزاروں شراب خور مریضوں کو دیکھنے کے بعد مجھے حاصل ہوا ہے۔ ان کے مریضوں کی اکثریت کھاتے پیتے لوگوں کی ہے۔ ان میں انجینئر، پروفیسر، بینکوں کے صدر اور خوشحال عیال شامل ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ شراب نوشی مہلک مرض ہے۔ یہ مرض اگر کسی فرد واحد کو لاحق تو وہ نہ صرف اپنا جینا حرام کر لیتا ہے۔ بلکہ اگر اس کے ذمہ کسی کنبے کا بوجھ ہو تو وہ کنبہ آلام و مصائب کا شکار بن جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن نے فرمایا کہ شراب نہ پیو کیونکہ اس میں فائدے کے مقابلے میں نقصانات زیادہ ہیں۔ قرآن حکیم کے اسی حکم کی تفسیر کرتے ہوئے ہمارے آقا و مولا ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز نشہ آور ہے۔ وہ تھوڑی بھی حرام ہے اور زیادہ

بھی کیونکہ شراب کے سلسلے میں آپ اس بات کا تعین

نہیں کر سکتے ہیں کہ کس نقطے پر پہنچ کر انسان اسے پینے سے بدست ہو جاتا ہے۔ اسلام نے یہ بات مجودہ سو برس پہلے بتادی۔ لیکن مغرب جتنی نہیں ہے منہ سے کافر لگی ہوئی کے مصداق اسے برا تو کہتا ہے لیکن چھوڑ نہیں سکتا۔

امریکہ کے دستور میں یہ بات درج تھی کہ شراب پینا، بیچنا یا تبادلہ کرنا زروئے دستور غیر قانونی ہے۔ لیکن شراب نوش قوم کیلئے

حکومت کے قائم کردہ نیویارک
مورلینڈ کمیشن کا کہنا ہے کہ امریکی قوم کا ۱۹۶۳ء
میں دس سے گیارہ ارب ڈالر (تقریباً پچپن ارب
روپیہ) صرف شراب خوری پر خرچ ہو رہا ہے اور
صرف نیویارک کی ریاست میں ہر سال بیس ہزار
شراب خوروں کا اضافہ ہو رہا ہے۔

ہر چار شراب خوروں میں سے تین کا
انجام یہ ہوتا ہے کہ ان کی گھریلو زندگی تباہ ہو جاتی
ہے وہ کام کرنے کے اہل نہیں رہتے اور بعض
اوقات وہ اپنے رشتہ داروں کی زندگی کو بھی تباہ و
برباد کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ صرف خوابوں کی
دنیا میں رہتے ہیں۔ شراب خوری کی وجہ سے وہ
اپنے آپ کو دھوکا دیتے رہتے ہیں اور اپنی
بربادیوں کی ذمہ داری وہ دوسروں پر ڈالنے کی
کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر شراب نوشی کی عادت
پرانی ہو جائے تو اکثر اوقات ان کی موت
حادثات، مختلف بیماریوں اور خودکشی کی وجہ سے
ہو جاتی ہے۔ پھر یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں
کہ ان حقائق سے سبق حاصل کرنے کی بجائے
لوگ دباؤ کی صورت میں اس لعنت میں گرفتار
ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی خاوند سے یہ عادت
لے لیتی ہے اور اسی طرح بچے بڑوں کی دیکھا
دیکھی شراب پینا شروع کر دیتے ہیں نوکر مالک کی
یہ عادت اپنا لیتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ شیطانی
چکر چلا جاتا ہے۔ پھر مصیبت یہ ہے کہ شراب
خوری پر کسی قسم کی کوئی معاشرتی پابندی نہیں اور
ایک بلا نوش بھی معاشرے میں عزت کی نگاہ سے
دیکھا جاتا ہے کیونکہ معاشرے کے متعدد افراد
شراب نوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک عام شرابی
کسی قسم کی قانونی معاشرتی پابندی رکاوٹ کی عدم
موجودگی میں اس حد تک عادی ہو جاتا ہے کہ وہ
شراب کا قلام بھی کر رہ جاتا ہے۔

احصائی سکون حاصل کرنے کے جوتی

میں لوگ شراب پیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ حقیقت
بھول جاتے ہیں کہ نشہ اترنے کے بعد حقائق اور
تنگین صورت اختیار کر کے ان کے سامنے
آکھڑے ہوتے ہیں۔ فرد پھر شراب کی طرف
رجوع کرتا ہے۔ اور اسی طرح اپنے آپ کو تباہی
کے گھڑے میں گرا لیتا ہے۔

اسی طرح کھانا کھانے کے بعد شراب
نوشی کی جاتی ہے۔ تھکاوٹ دور کرنے کیلئے بھی

تھوڑی شراب پینے والا آہستہ آہستہ عادی شراب
نوش بن جاتا ہے۔ اور اس وقت تک وہ جسمانی
اور ذہنی طور پر مختلف عارضوں میں مبتلا ہو چکا
ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا شراب نوش ہمیشہ کا شراب
نوش بن جاتا ہے۔ ایک شراب نوش میں سات قسم
کی باتیں پائی جاتی ہیں:

ہمیشہ کی پریشانی، اداسی کے دورے،
جذباتیت، نفرت جو ذرا سی بات پر بھڑک اٹھتی

عادی شراب خور شراب کے نہ ملنے سے اداسی، محرومی،
خود فریبی، نفرت اور احساس جرم کا شکار ہو جاتا ہے۔
وہ اپنی خودی کو کھو دیتا ہے اور اپنی آن کو قائم کرنے
کے لئے جھوٹ اور فریب کا سہارا لینے کی کوشش کرتا ہے۔

ہے، معاشرتی نا کامیوں کی طویل فہرست، احساس
تہائی، محرومی، ذات کا احساس، دوسروں کے
ساتھ کشیدہ تعلقات۔

ڈاکٹر ولیم علاج کے طور پر یہ بتاتے
ہیں کہ اگر شراب سے پیچھا چھڑانا ہے تو شرابی کو
چاہئے کہ کام کرنے کی عادت ڈالے، کافی آرام
کرے، ورزش کرے، مختلف کھیلیں کھیلے، اگر
شراب پینے کو دل چاہے تو اس کی بجائے لمبی سیر
کرنا چاہئے اور اگر زندگی کا کوئی مقصد نہ ہو تو یہ
مقصد پیدا کر لے۔

اگر ایک دفعہ شراب شروع کر دی تو
کچھ لیں کہ اس سے پیچھا چھوڑنے والا نہیں ہے۔
یہ انکار ایک مغربی ڈاکٹر کے ہیں۔ جن کے ہاں
شراب پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ڈاکٹر ولیم نے
کہیں نہیں کہا کہ شراب نہ پینے سے جان کو خطرہ
لاحق ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ شراب کو چھوڑنے کی
تائید بھی دیتا ہے۔ ہماری کچھ جگہیں آتا کہ

شراب کے جام لٹھکائے جاتے ہیں۔ پارٹیوں
میں شراب چلتی ہے۔ جنسی تعلقات کیلئے شراب
لازم، بوریٹ اور پریشانی کو دور کرنے کیلئے
شراب ضروری۔

شراب نوش عورتیں گھریلو ذمہ
داریوں کو بطریق احسن پورا کرنے کی اہلیت سے
محروم ہو جاتی ہے۔ شیرلی اور بیٹر سے شروع کرتی
ہیں اور آخر کار براہی اور ہسکی پینا شروع
کر دیتی ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ گھریلو زندگی میں
سے سکون محبت، اخلاص، قربانی، ہر چیز رخصت
ہو جاتی ہے۔

عادی شراب خور شراب کے نہ ملنے
سے اداسی، محرومی، خود فریبی، نفرت اور احساس
جرم کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی خودی کو کھو دیتا ہے
اور اپنی آن کو قائم رکھنے کیلئے جھوٹ اور فریب کا
سہارا لینے کی کوشش کرتا ہے۔

شراب نوشی کا کوئی علاج نہیں ہے۔